9449 ـ زکاۃ اور صدقہ کے مابین فرق

سوال

صدقہ اور زکاۃ میں کیا فرق ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

لغوی تعریف:

زکاۃ کی لغوی تعریف:

النماء والریع، و البرکۃ، والتطھیر.

نمو، اور بڑھنا اور زیادہ ہونا، برکت، اور پاکیزگی ہے.

دیکھیں: لسان العرب (14 / 358) فتح القدیر (2 / 399).

صدقہ کی لغوی تعریف:

صدقہ صدق اور سچائی سے ماخوذ ہے، کیونکہ یہ صدقہ کرنے والے کے ایمان کی سچائی اور صدق کی دلیل ہے.

دیکھیں: فتح القدیر (2 / 399).

شرعی تعریف:

زکاۃ کی شرعی تعریف:

اللہ تعالی کی جانب سے واجب اور فرض کردہ زکاۃ شریعت کے حساب کے مطابق مستحقین کو ادا کر کے اللہ تعالی کی عبادت کا نام زکاۃ ہے.

صدقہ کی شرعی تعریف:

اللہ کے راستے میں وہ مال خرچ کرکے اللہ کی عبادت کرنا جسے شریعت نے واجب نہیں کیا، اور بعض اوقات واجب کردہ زکاۃ پر بھی صدقے کا اطلاق ہوتا ہے.

ذیل میں صدقہ اور زکاۃ کے مابین فرق پیش کیا جاتا ہے:

1 ـ دین اسلام نے معین اشیاء میں زکاۃ فرض کی ہے اور وہ اشیاء یہ ہیں: سونا، چاندی، غلہ اور کھیتی، پھل، تجارتی سامان، چوپائے یعنی اونٹ، گائے بکری.

اور صدقہ کسی معین چیز میں واجب نہیں، بلکہ اسی میں ہے جس میں انسان بغیر کسی تحدید کے صدقہ کرلے.

2 ـ زکاۃ کے لیے کچھ شروط ہیں، مثلا سال کا پورا ہونا، اور نصاب مکمل ہو، اور زکاۃ کے لیے مال میں مقدار محدد اور متعین ہے.

لیکن صدقہ میں کوئی شرط نہیں، لہذا صدقہ کسی بھی وقت اور کسی بھی مقدار میں کیا جاسکتا ہے.

3 ـ زکاۃ میں اللہ تعالی نے واجب اور فرض کیا ہے کہ یہ معین کردہ اصناف اور قسم میں ہی صرف کی جائے، لہذا ان کے علاوہ کسی اور جگہ پر زکاۃ صرف کرنی جائز نہیں.

اور ان اصناف اور مصارف زکاۃ کا ذکر مندرجہ ذیل فرمان باری میں ذکر کیا گیا ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

زکاۃ تو صرف فقراء، مساکین، اور اس پر کام کرنے والے، اور تالیف قلب میں، اور غلام آزاد کرانے میں، اور قرض داروں کے لیے، اور اللہ کے راستے میں، اور مسافروں کے لیے ہے، یہ اللہ تعالی کی طرف سے فرض کردہ ہے، اور اللہ تعالی علم والا اور حکمت والا ہے التوبۃ (60).

لیکن صدقہ آیت میں مذکور اقسام اور ان کے علاوہ دوسروں کو بھی دینا جائز ہے.

4 ـ جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ زکاۃ ہو تو اس کے ورثاء کو چاہیے کہ وہ اس کا مال تقسیم کرنے سے قبل زکاۃ ادا کریں، اور زکاۃ وصیت اور ورثاء پر مقدم کی جائے گی.

لیکن صدقہ میں ایسی کوئی چیز واجب نہیں ہے.

5 ـ زکاۃ نہ دینے والے کو عذاب ہو گا، اس کی دلیل مسلم شریف کی مندرجہ ذیل حدیث ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو مالدار اورخزانے والا شخص مال کی زکاۃ ادا نہیں کرے گا اس کے لیے وہ مال جہنم میں گرم کر کے اس کی پلیٹیں بنا کر اس سے اس کے پہلو اور پیشانی کو داغا جائے گا، حتی کہ اللہ تعالی اپنے بندوں کے مابین اس دن فیصلہ کرے گا جس دن کی مقدار پچاس ہزار برس ہے، پھر وہ اپنا راستہ دیکھے گا یا تو جنت کی طرف یا پھر جہنم کی طرف، اور جو اونٹوں والا بھی ان کی زکاۃ ادا نہیں کرتا، اس کے لیے بالکل صاف اور برابر وسیع زمین بچھائی جائے گی جس پر وہ اونٹ جب بھی چلیں گے اس مالك کو اپنے پاؤں اور ٹانگوں سے اسے روندیں گے، جب آخری اونٹ گزر جائےگا تو پہلا پھر واپس پلٹا دیا جائے گا، حتی کہ اللہ تعالی اس دن جو پچاس ہزار سال کا ہے اپنے بندوں کے مابین فیصلہ کردے، پھر وہ اپنا راستہ دیکھ لے گا یا تو جنت کی طرف یا پھر جہنم کی طرف.

اور جو بکریوں والا بھی ان کی زکاۃ ادا نہ کرتا ہو تو اس کے لیے وسیع اور صاف اور برابر زمین بچھائی جائے گی تو وہ بکریاں اسے اپنے پاؤں اور کھروں کے ساتھ اسے روندیں گی اور اپنے سینگوں کے ساتھ ٹکریں ماریں گی ان میں نہ تو کوئی بکری مڑے ہوئے سینگوں والی ہو گی اور نہ ہی بغیر سینگوں کے، جب بھی اس میں سے آخری بکری گزر جائے گی تو پہلی کو واپس لایا جائے گا، حتی کہ اللہ تعالی اس دن جو پچاس ہزار برس کا ہے جسے تم شمار کرتے ہو میں اپنے بندوں کے مابین فیصلہ کر دے، پھر وہ اپنا راستہ دیکھ لے گا یا تو جنت کی طرف یا تو جہنم کی طرف.... "

لیکن صدقہ نہ کرنے والے کو عذاب نہیں دیا جائے گا.

6 - مذاہب اربعہ کے نزدیك زکاۃ نہ تو اصل اور نہ ہی فرع یعنی ماں، باپ، اور دادے نانے، اوردادیاں نانیاں، اور فروع جو کہ اولاد اور پوتے پوتیوں کو دینی جائز نہیں ہے.

لیکن صدقہ اصل اور فرع یعنی والد اور بیٹے وغیرہ کو دینا جائز ہے.

7 - مالدار اور کمائی کرنے والے قوی شخص کو زکاۃ دینی جائز نہیں.

عبید اللہ بن عدی بیان کرتے ہیں کہ مجھے دو آدمیوں نے بتایا کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ تقسیم کر رہے تھے، تو انہوں نے بھی طلب کیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اٹھائی اور نیچی کرلی، اور ہمیں دیکھا کہ ہم طاقتور اور قوی ہیں تو فرمانے لگے:

" اگر تم چاہو تو میں تمہیں دے دیتا ہوں، اور اس صدقہ میں نہ تو مالدار اور غنی کے لیے حق ہے اور نہ ہی کمائی کی طاقت رکھنے والے قوی شخص کا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (1633) سنن نسائی حدیث نمبر (2598) اس حدیث کو امام احمد رحمہ اللہ وغیرہ نے صحیح قرار دیا ہے.

دیکھیں: تلخیص الحبیر (3 / 108).

لیکن صدقہ غنی اور کمائی کی طاقت رکھنے والے قوی شخص کو بھی دینا جائز ہے.

8 ـ زکاۃ میں افضل یہ ہے کہ اسی علاقے اور شہر و ملک کے غنی اور مالدار لوگوں سے حاصل کر کے وہاں کے فقراء میں ہی تقسیم کی جائے، بلکہ اکثر اہل علم تو یہ کہتے ہیں کہ کسی مصلحت اور ضرورت کے بغیر کسی دوسرے علاقے میں زکاۃ منتقل کرنی جائز نہیں ہے.

لیکن صدقہ قریب اور بعید دونوں کو دیا جا سکتا ہے.

9 ـ کفار اور مشرکین کو زکاۃ دینی جائز نہیں ہے.

لیکن صدقہ کفار اور مشرکین کو دینا جائز ہے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور وہ اللہ تعالی کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدي کو کھانا کھلاتے ہیں الانسان (8).

قرطبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اور دار الاسلام میں مشرک کے علاوہ کوئی اور قیدی نہیں ہو سکتا.

10 ـ مسلمان شخص کے لیے بیوی کو زکاۃ دینی جائز نہیں ہے، ابن منذر رحمہ اللہ تعالی نے اس پر اجماع نقل کیا ہے.

لیکن صدقہ بیوی کو دیا جا سکتا ہے.

زکاۃ اور صدقہ کے مابین کچھ فرق یہ ہیں جو ہم نے مندرجہ بالا سطور میں ذکر کیے ہیں.

اور نیکی وبھلائی کے سب کام کا صدقہ پر اطلاق ہوتا ہے، امام بخاری رحمہ اللہ تعالی صحیح بخاری میں باب کا عنوان رکھا ہے:

ہر معروف اور نیکی صدقہ ہے. اور پھر اپنی سند کے ساتھ مندرجہ ذیل حدیث روایت کی ہے:

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ہر معروف اور نیکی صدقہ ہے"

ابن بطال رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ آدمی جو خیر و بھلائی کا فعل کرتا ہے یا کوئی بات کرتا ہے اس کے لیے اس کے بدلے میں صدقہ لکھا جاتا ہے.

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: " ہر نیکی و بھلائی صدقہ ہے"

یعنی اجر وثواب میں اس کا حکم صدقے کا ہے.

واللہ اعلم .